باب
11

سرکاری بجٹ اور ٹیکس عائد کرنا

حکومت کا رول:

جدید سماج میں حکومت کو متعدد اہم کام انجام دینے ہوتے ہیں۔ان میں روایتی کام جیسے ملک کا دفاع اور داخلی سلامتی کے کام بھی شامل ہیں۔

ان کے علاوہ حکومت،اسکول، کالج، کتب خانے، ہیلتھ سنٹر، ہسپتال، پوسٹ آفس اور مختلف اداروں کے قیام اور انھیں چلانے کی ذمہ دار ہے۔عوامی ٹرانسپورٹ نظام اور سڑک اور ریلوے انفراسٹرکچر کی تعمیر اور دیکھ بھال اس کے ذمے ہے۔پانی، صفائی، الکٹریسٹی کے شعبے حکومت کے فعال کردار نبھانے کے متقاضی ہیں۔سہولیات جیسے حفظانِ صحت اور صفائی، الکٹریسٹی، سرکاری ٹرانسپورٹ، اسکول، کالج عوامی سہولیات کہلاتی ہیں۔

عوامی سہولیات کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ جب ایک بار یہ فراہم کی جاتی ہیں تو اس سے کئی لوگ مستفید ہوتے ہیں۔اس بارے میں آپ ہشتم میں پڑھ چکے ہیں۔مثلاً گاؤں میں ایک اسکول کئی بچوں کو تعلیم یافتہ بناتا ہے۔اسی طرح کسی علاقے میں الکٹریسٹی کی سربراہی اس علاقے کے کئی لوگوں کے لیے کارآمد ہوتی ہے۔کسان کھیتوں کی آب پاشی کے لیے پمپ سیٹ چلاتے سکتے ہیں۔کارخانوں، دفاتر، دکانوں اور مارکٹوں کو چلانے کے لئے الکٹریسٹی توانائی کا ایک اہم ذریعہ ہے۔طلبہ کو مطالعے میں آسانی ہوگی اور کئی لوگ چاہے گاؤں کے ہوں یا شہر کے، سب کسی نہ کسی طرح اس سے مستفید ہوں گے۔ یہ عوامی سہولتیں سب کو دستیاب ہونی چاہیے، وہ بھی مناسب اور واجبی قیمت پر۔ان کی فراہمی حکومت کے ذمہ ہے جس کے لیے وہ یہ کام خود کرسکتی ہے یا اس کا نظم کرواسکتی ہے۔

عوامی سہولتوں کی فراہمی کے علاوہ حکومت روزگار کی ضمانت کے بھی ذمہ دار ہے۔ کام کرنے کا حق اور دیہی علاقوں میں MGNREGA (مہاتما گاندھی قومی دیہی روزگار فراہمی کا قانون) کے بارے میں آپ پڑھ چکے ہیں۔اس قانون کی رو سے مزدوری کے کام، ہاتھوں سے کیے جانے والے کام کی فراہمی، مزدوں کو اجرت اور درکار سرمائے کی ادائیگی کی ذمہ داری حکومت پر لازم ہے۔عوامی نظامِ تقسیم کی دکانات میں سستی قیمتوں پر غذائی اجناس کی فراہمی کے اخراجات بھی حکومت برداشت کرتی ہے۔غریبوں کے لئے غذا کی ضمانت کے لیے یہ نہایت اہم ہیں۔

ماضی میں حکومت ہند بھاری صنعتوں جیسے بھاری انجینئرنگ، بجلی کی پیداواری، فولاد کی پیداواری اور پٹرول کی تخلیص وصفائی وغیرہ کی صنعتوں کے قیام میں اہم رول ادا کرچکی ہے، جس کے بغیر صنعتیانے کا تصور نہایت دشوار تھا۔آپ اس کتاب کے باب - 7 میں ان بنیادی صنعتوں کے بارے میں تفصیل سے پڑھ چکے ہیں۔

SCERT TELANGANA

دیہی علاقوں میں کاشت کاری کے لیے آب پاشی پراجکٹس اورزرعی توسیعی کاموں پرحکومت کی جانب سے سرمایہ کاری، نہایت اہم ہے۔حکومت کسانوں کوفیکٹری دام سے بھی کم قیمت پر کھاد فروخت کرکے ان کی مدد کرتی ہے۔حکومت فیکٹریوں کو کچھ حد تک معاوضہ دیتی ہے تاکہ کھاد کی قیمت کسانوں کے لیے قابل استطاعت ہو۔فیکٹریوں کوحکومت یہ رقم ادا کرتی ہے جو سبسیڈی برائے کھاد ہے۔اگر یہ نہ ہوتی تو فیکٹریاں بہت زیادہ قیمت وصول کرتیں۔اسی طرح حکومت مختلف اشیا کی سبسیڈی کے ذریعے پیداوارکنندوں کے نقصان کی تلافی کرتی ہے تاکہ قیمتوں کوقابل استطاعت بنایا جاسکے خصوصاً ان کے لیے جنھیں ان کی شدید ضرورت ہے۔اسی طرز پر کیروسین، راشن دکانات کی غذائی اجناس اورایل پی جی گیس سیلنڈرس پرسبسیڈی دی جاتی ہے۔ان دنوں یہ بات کافی زیر بحث ہے کہ یہ سبسیڈی کتنی موثراورمفیدرہ چکی ہے۔کیا یہ عوام کے لیے فائدہ مند ہیں؟ کیا انھیں منظّم کرنے کے بہترطریقے ہیں؟ایسے ہی کچھ موضوعات کا مطالعہ آپ اس باب میں کریں گے۔

☆ آپ نے اپنے شہر/گاوں/دیہات میں حکومت کو کیا رول ادا کرتے دیکھا ہے؟ بحث کیجیے۔

☆ آپ کے علاقے کے اخباروں کے مطالعے سے سرکاری اخراجات کی کچھ تفصیل اکٹھا کرکے فہرست بنائیے۔

☆ کیا آپ اندازہ کرسکتے ہیں کہ حکومت عوامی سہولیات اور دیگر سرگرمیوں کے لیے رقم کہاں سے حاصل کرتی ہے؟

سبسیڈی:

وہ رقم جوحکومت کسی بھی تنظیم کوبعض اہم اشیا یا خدمات کی قیمت کم کرنے کے لئے ادا کرتی ہے مثلاً غذائی اجناس' کھادیں' ڈیزل وغیرہ تاکہ ان کی قیمت کم رکھی جاسکے۔ اوروہ قیمت سب کے لئے مناسب ہو

تصویر:11.1 چندسرکاری سرگرمیاں

مختلف رول نبھانے کے لیے حکومت کے پاس کافی رقم ہونی چاہیے۔حکومت مختلف کاموں کے لئے درکاررقم کوعوام سے ٹیکسوں کی شکل میں وصول کرتی ہے جن کے بارے میں ہم اگلے سیکشنوں میں پڑھیں گے۔ وصول کیے جانے والے ٹیکس حکومت کی آمدنی کا ذریعہ ہیں۔سرکاری اخراجات کی پابجائی کے لیے آمدنی کی ضرورت ہوتی ہے۔وزیر فینانس کا پارلیمنٹ کے سامنے پیش کردہ سالانہ بجٹ آنے والے سال کے لیے حکومت کے پروگراموں کے متوقع اخراجات کوظاہرکرتا ہے، جو یہ بیان بھی کرتا ہے کہ مختلف ٹیکسوں کی وصولی کے ذریعے ان اخراجات کی تکمیل کیسے کی جائے گی۔اسی طرح ہر ریاستی اسمبلی میں ریاست کا سرکاری بجٹ پیش کیا جاتا ہے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لئے ہے 2020-21
SCERT TELANGANA

حکومت کے اخراجات:

آیئے! حکومت ہند کے حقیقی اخراجات پر ایک نظر ڈالیں تا کہ معلوم ہو کہ حکومت عوام پر کیسے اور کتنی رقم خرچ کرتی ہے؟۔ سال 2011-12 میں حکومت نے تقریباً 23,00,000 کروڑ یا 23 لاکھ کروڑ خرچ کیے۔ یہ خطیر رقم دکھائی دیتی ہے اور بے شک یہ ایک خطیر رقم ہے۔ ہندوستانی معیشت کے جملہ خرچ کا 1/4 حصہ حکومت خرچ کرتی ہے۔ بقیہ 3/4 حصہ خانگی شعبے اور افراد کرتے ہیں جو غذا، تعلیم، سفر، پارچہ، مکانات، صحت، تفریح وغیرہ پر خرچ کرتے ہیں اور ایسے کاروبار جو پیداواری ہو یا خدمات سے متعلق ہوں انکو خام مال، مشینوں، دیگر اشیا، اجرتوں، ملازمین کی تنخواہوں، فروخت اور مارکٹنگ اور دیگر اخراجات کے لیے برداشت کرنے پڑتے ہیں۔

2011-12 میں حکومت کے اخراجات

(مرکزی وریاستی)

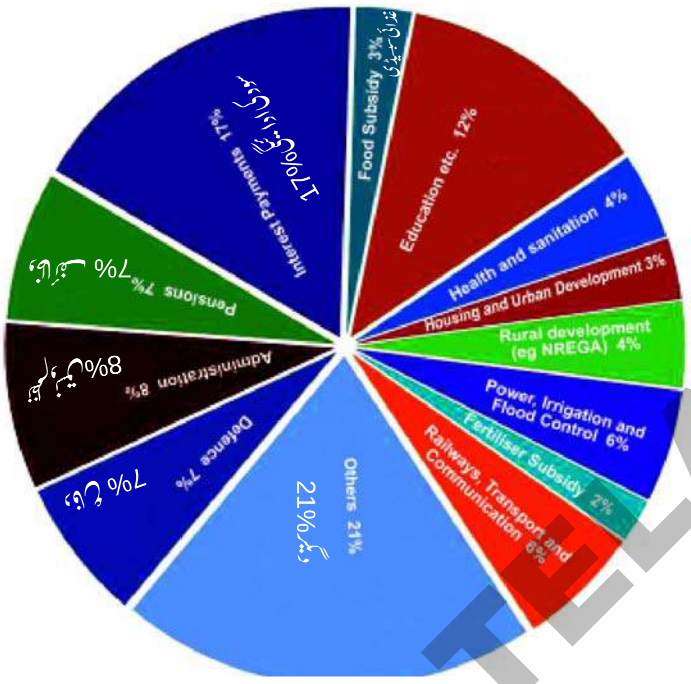

یہ pie-chart حکومت ہند کی جانب سے سال 2011-12 یعنی یکم اپریل 2011 سے 31 مارچ 2012 تک مختلف مدوں پر کیے گئے اخراجات کی رقم کے تناسب کو ظاہر کرتا ہے۔ یہاں حکومت سے مراد مرکزی حکومت اور تمام ریاستی حکومتیں ہیں۔ سال 2011-12 میں جملہ اخراجات کا 12% تعلیم، آرٹ اور ثقافت پر خرچ کیا گیا۔ جس میں ملازمین کی تنخواہیں، اسکولوں و کالج چلانے کا خرچ ساتھ ہی نئے اسکول کی عمارتوں کی تعمیر پر سرمایہ کاری، کتابوں، کمپیوٹر کی خریدی وغیرہ شامل ہیں۔ اسی طرح صحت وصفائی پر جملہ اخراجات کا 4% اور دیہی ترقی پر 4% خرچ کیا گیا

جب آپ pie-chart دیکھیں گے تو محسوس کریں گے کہ ترقیاتی سرگرمیوں پر خرچ کرنے کے علاوہ دیگر ضروری اخراجات جیسے انتظامیہ، وظیفہ، سود اور دفاع ہیں۔ یہ ترقی میں راست اشتراک نہیں کرتے مگر یہ بھی اہم ہیں۔ مختلف محکموں، پروگراموں اور ریاست کے اجزا (مقننہ، عاملہ اور عدلیہ) چلانے کے لیے پر اخراجات ہوتے ہیں۔ جو انتظامیہ کے اخراجات کہلاتے ہیں۔ سبک دوش سرکاری ملازمین کے لیے وظیفہ بھی حکومت ادا کرتی ہے۔ پھر سود کی ادائیگی کے اخراجات ہیں۔ چوں کہ حکومت ہند کو اخراجات کی پابجائی کے لیے قرض پر رقم لینی پڑتی ہے، اسے پچھلے قرضہ جات پر سود ادا کرنا پڑتا ہے۔

صحت کے مقابلے میں دفاع پر حکومت کتنا خرچ کرتی ہے، اس کا دارومدار سرکاری پالیسی ترجیحات اور رائے عامہ پر ہے۔ ہر سال جس وقت بجٹ پیش ہوتا ہے، تو آپ نے دیکھا ہوگا کہ ان موضوعات پر میڈیا کی زیادہ توجہ ہوتی ہے گو کہ بجٹ کے خرچ کا فیصلہ زیادہ تر حکومت ہی کرتی ہے۔ اس ضمن میں حکومت اور صنعتی، زرعی گروپ، شہری سوسائٹی کے فعال افراد وغیرہ سے مشاورت کی جاتی ہے۔ عوام کے مختلف طبقات

SCERT TELANGANA

کی نمائندگی کرنے والے گروپ اظہارِ خیال کے ذریعے اپنے مطالبے اور ناراضگیاں حکومت کے سامنے رکھتے ہیں۔اس قسم کے دباؤ کے ذریعے ہی عوام سماجی شعبوں جیسے تعلیم ،صحت ،غذا کی سبسیڈی پر زیادہ سے زیادہ خرچ کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔

بجٹ کے معاملات میں حکومت پر روک لگانا قانون ساز کنٹرول کے ذریعے یقینی بنایا جاتا ہے۔ پارلیمنٹ اس میں پیش کئے جانے والے بجٹ کے مختلف موضوعات پر بحث ومباحثہ کرتی ہے اور حکومت کے مجوزہ اخراجات کو منظور کرتی ہے۔حکومت کو اخراجات کے لیے رقم حاصل کرنے کی اجازت پارلیمنٹ دیتی ہے۔اسی طرح کوئی ٹیکس عائد نہیں کیا جاسکتا تاوقتیکہ پارلیمنٹ قانون منظور کرے جس کی وہ مجاز ہے۔اس طرح دستوری ضروریات کے بموجب منتخبہ عوامی نمائندے بجٹ کی فیصلہ سازی میں ایک اہم رول ادا کرسکتے ہیں۔

☆ مندرجہ بالا سیکشن کی معلومات کی مدد سے غذائی سبسیڈی پر حکومت کا خرچ معلوم کیجیے۔ بحث کیجیے کہ یہ ساری رقم کس پر خرچ کی گئی اور اس کا کیا مقصد تھا؟

☆ اپنے ٹیچر کی مدد سے pie-chart میں دیئے اخراجات میں سے بعض کو پہلے سکشن میں دیئے گئے حکومت کے رول سے مربوط کرنے کی کوشش کیجیے۔

☆ سال 48-1947 میں آزاد ہندوستان کا بجٹ صرف 197 کروڑ تھا۔تب سے آج تک بجٹ میں بڑے پیمانے پر اضافے کی وجوہات کیا ہوسکتی ہیں؟

☆ آپ کے خیال میں پارلیمنٹ کو سرکاری بجٹ پر اختیار کیوں دیا گیا ہے؟

☆ کھاد کی سبسیڈی کم کرنے کے لیے حکومت مسلسل اقدامات کرچکی ہے۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ حکومت کھاد کی قیمتوں کو کنٹرول کرنا نہیں چاہتی۔کسانوں کو بازار سے اونچی قیمتوں پر کھاد خریدنا پڑتا ہے۔فی الحال کھاد پیدا کرنے والی کمپنیوں کو حکومت (معاوضہ) ادا کرتی ہے تاکہ سبسیڈی دینے پر ہونے والے نقصان کی تلافی کی جاسکے۔ایک بار کھاد کی سبسیڈی ختم ہوجائے تو سرکاری بجٹ میں دیگر اہم اخراجات کی گنجائش پیدا ہوتی ہے۔ کچھ لوگوں کی دلیل ہے کہ کھاد سبسیڈی چھوٹے کسانوں کے لیے فائدہ مند نہیں ہے۔ لیکن بڑے کسانوں کو حد سے زیادہ سبسیڈی استعمال کرنے کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

☆ فرض کیجیے کہ آپ ایک کسان ہیں۔کھیت میں کھاد کا استعمال کرتے ہیں۔آپ کا دعویٰ ہے کہ کسانوں کو سبسیڈی پر کھاد کی ضرورت ہے۔اپنے دعوے میں آپ کیا دلیل دیں گے۔وزیر فینانس کو اس ضمن میں خط لکھیے۔

محصولات یا ٹیکس:

محصولات حکومت کے لیے آمدنی کا اہم ذریعہ ہیں۔حکومت کئی قسم کے ٹیکس وصول کرتی ہے۔ان میں سے کچھ کے بارے میں آپ سن چکے ہوں گے جیسے Value added tax (VAT) یعنی اضافی قدر ٹیکس ،سروس ٹیکس ،اکسائز ڈیوٹی ،انکم ٹیکس ،جائیداد ٹیکس ،کسٹمز ڈیوٹی وغیرہ۔ان ٹیکسوں کی عام طور پر دو زمروں میں درجہ بندی کی جاسکتی ہے۔راست ٹیکس اور بالواسطہ ٹیکس۔

SCERT TELANGANA

راست ٹیکس: Direct Taxes

ہم ان اشیا پر ٹیکس ادا کرتے ہیں جنھیں ہم خریدتے / استعمال کرتے ہیں۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ کس طرح پیدا کنندہ یا تاجر قطعی قیمتوں میں ٹیکس شامل کرتا ہے جسے صارفین کو ادا کرنا پڑتا ہے۔ جیسا کہ دورانِ پیدائش اشیا مختلف مراحل سے گزرتی ہیں۔ ہر مرحلے پر انھیں حکومت کو ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے۔ تاہم جملہ ٹیکس آخر میں صارفین پر ڈالا جاتا ہے۔ اس طرح اشیا اور خدمات پر ٹیکس بھی بالواسطہ ٹیکس کہلاتا ہے جسے صارفین بالواسطہ طور پر ادا کرتے ہیں۔

ان کے علاوہ اور بھی ٹیکس ہیں جو افراد پر یا ان کی آمدنی پر یا کمپنیوں اور تجارت سے کمائے ہوئے منافع پر راست عائد کیے جاتے ہیں۔ ان ٹیکسوں کو افراد یا ادارے راست حکومت کو ادا کرتے ہیں۔ لہٰذا انھیں راست ٹیکس کہا جاتا ہے۔

راست ٹیکسوں میں آمدنی ٹیکس اور کارپوریٹ ٹیکس دو اہم ہیں۔ جو کمپنیاں فیکٹری اور کاروبار چلاتی ہیں انھیں ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے۔ کمپنیاں یا کاروباری اشیا یا خدمات کی فروخت کے ذریعے رقم حاصل کرتی ہیں اسی رقم سے تمام اخراجات (خام مال، تنخواہیں وغیرہ) منہا کرنے کے بعد جو رقم بچتی ہے، کمپنی یا فیکٹری کا منافع کہلاتا ہے۔

اس منافع پر کارپوریٹ ٹیکس قانون کے مطابق ادا کرنا پڑتا ہے۔

انکم ٹیکس افراد کی شخصی آمدنی پر عائد کیا جاتا ہے۔ افراد کی آمدنی مختلف ذرائع سے ہوسکتی ہیں جیسے اجرتیں، تنخواہیں اور وظیفے۔ ایک فرد اپنی بینک میں رکھی رقم پر سود بہ طور آمدنی پاسکتا ہے۔ ایک شخص جائیداد پر کچھ آمدنی پاسکتا ہے۔ ذاتی گھر ہو تو گھر کا کرایہ بہ طور آمدنی کماتا ہے۔ ان تمام کو آمدنی میں شمار کیا جاتا ہے جس پر ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے۔

انکم ٹیکس ان پر عائد کیا جاتا ہے جو ایک مخصوص رقم سے زیادہ کماتے ہیں۔ جو کمائی ہوئی آمدنی کے کچھ فی صد کے طور پر عائد کیا جاتا ہے جن کی آمدنی اونچی ہے۔ انھیں آمدنی کا زیادہ تناسب بہ طور ٹیکس ادا کرنا پڑے گا۔

SCERT TELANGANA

آمدنی پر ٹیکس وصول کرنے کا معقول طریقہ کیا ہے؟

(1) آپ نے سوچا ہوگا کہ ہر ایک یکساں ٹیکس ادا کرے تو بہتر ہوگا ان تین لوگوں پر غور کیجئے

شخص	کام	ماہانہ آمدنی (روپیوں میں)	ماہانہ ٹیکس کی مقررہ (روپیوں میں)
جیوتی	یومیہ مزدور	1,500	50
آصف	ٹیچر	8,000	50
تنیش	تاجر	30,000	50

کیا یہ درست ہوگا اگر ان تینوں اشخاص میں ہر ایک یکساں رقم ادا کرے؟ جیوتی اپنے بچوں کی پرورش بھی ٹھیک ڈھنگ سے نہیں کرسکتی تب بھی اسکا 50 روپے بہ طور ٹیکس ادا کرنا کیا درست ہے؟

(2) آپ سوچ سکتے ہیں کہ یہ زیادہ درست ہوتا اگر ہر شخص کو اپنی آمدنی کا مخصوص فی صد بہ طور ٹیکس ادا کرنے کو کہا جائے۔ فرض کیجیے ہر ایک نے 10% فی صد ٹیکس ادا کیا ہے۔ حساب کیجیے ہر شخص کو کتنا ادا کرنا پڑے گا؟

شخص	ماہانہ آمدنی (روپیوں میں)	ماہانہ ٹیکس کی مقررہ (روپیوں میں)
جیوتی	1,500	
آصف	8,000	
تنیش	30,000	

کیا یہ درست ہے؟ ابھی بھی جیوتی کی گزر بسر کے لیے ناکافی ہوگا۔ مکان کی مرمت کے لیے آصف کے پاس معقول رقم نہیں ہوگی۔ لیکن تنیش کے پاس تمام بنیادی ضرورتوں کے لیے بہت ساری رقم ہوگی چاہے اسے اس کی آمدنی کا 20% بہ طور ٹیکس ادا کرنا پڑے۔

(3) ٹیکس کو مزید معقول بنانے کے لیے پھر آپ کہہ سکتے ہیں کہ صرف وہی لوگ جو مخصوص رقم 7,000 سے زیادہ ماہانہ کماتے ہیں، ٹیکس ادا کرنا چاہیے۔ آپ یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ دولت مند لوگ ان کی آمدنی کا بڑا تناسب بہ طور ٹیکس ادا کرے۔ مثال کے طور پر

اگر آپ کماتے ہیں (روپیوں میں)	آپ بہ طور ٹیکس ادا کریں گے
7,000 سے کم	0%
7,001 سے 15,000	10%
15,001 سے 25,000	20%
25,000 سے زیادہ	30%

اب حساب کیجیے ہر شخص کتنا ادا کرے گا؟

شخص	ماہانہ آمدنی (روپیوں میں)	ماہانہ ٹیکس کی مقررہ رقم (روپیوں میں)
جیوتی	1,000	
آصف	6,000	
تنیش	20,000	

کیا یہ درست رہے گا؟

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لئے ہے 2020-21

بالواسطہ ٹیکس: Indirect Tex

بالواسطہ ٹیکس اشیاء اور خدمات پر عائد کئے جاتے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ اشیاء پر ان کی اعظم ترین ریٹیل قیمت (MRP) کے ساتھ ''بشمول ٹیکسوں کے'' لکھا ہوتا ہے۔ جس کا مطلب قیمت میں ٹیکس شامل ہے۔ اسی طرح بہت سی خدمات جیسے ٹیلی فون اور موبائل فون خدمات کے لیے صارفین جو قیمت ادا کرتے ہیں اس میں ٹیکس شامل ہوتا ہے۔

آیئے ایک ٹیلی ویژن کی فروخت کی مثال کے ذریعے سمجھتے ہیں کہ کس طرح قیمت میں ٹیکس شامل کئے جاتے ہیں۔ تمام قدریں روپیوں میں ہیں۔

فرض کریں کہ ایک ٹیلی ویژن کی تیاری کی لاگت -/10,000 روپے ہوتی ہے۔ اس میں پیدا کنندے کا منافع بھی شامل ہوتا ہے۔ فروخت کے وقت کمپنی -/1800 روپے ٹیکس ادا کرتی ہے۔ جو ٹی وی کی قیمت میں شامل کیا جاتا ہے۔ صارف کی جانب سے ادا کی گئی حتمی قیمت (PriceFinal) میں لاگت، منافع اور ادا شدہ ٹیکس شامل ہوتا ہے۔ ہم محصول اندازی کے طریقے اور اصولوں کے بارے میں مزید تفصیلات سے اگلے سیکشن میں واقفیت حاصل کریں گے۔

تیاری کی لاگت بشمول پیدا کنندے کا منافع	-/10,000 روپے
ٹیکس	-/1,800 روپے
صارف کے لئے قیمت	-/11,800 روپے

مختلف اشیاء پر حاصل کردہ منافع اور ادا کیا گیا۔ ٹیکس مختلف ہوتا ہے۔ اہم بات جو ہمیں یاد رکھنی چاہیے وہ یہ ہے کہ اکثر اشیاء اور خدمات کی قیمت میں ٹیکس کا عنصر شامل ہوتا ہے۔

جب اشیا کی قیمت میں ٹیکس شامل کیا جاتا ہے تو مخصوص اشیا کی مجموعی قیمت میں اضافہ ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر سیکلوں کی تیاری کیلئے اسٹیل پائپ درکار ہیں۔ اسٹیل کی تیاری کے لیے فیکٹری کو لوہا اور کوئلہ درکار ہے۔ اگر لوہے پر اکسائز ڈیوٹی (ٹیکس) میں اضافہ ہوتا ہے تو اس کا اثر سیکلوں پر پڑے گا۔ لوہے کی بنی تمام اشیا کی قیمتوں میں اضافہ ہوگا۔ چوں کہ اسٹیل یا فولاد کی تیاری کے لیے لوہا استعمال کیا جاتا ہے تو فولاد سے بنی ہوئی تمام اشیا کی قیمتوں میں اضافہ ہوگا۔ اس تناظر میں لوہے پر ٹیکس بڑھنے کے اثرات دوررس رہیں گے۔

SCERT TELANGANA

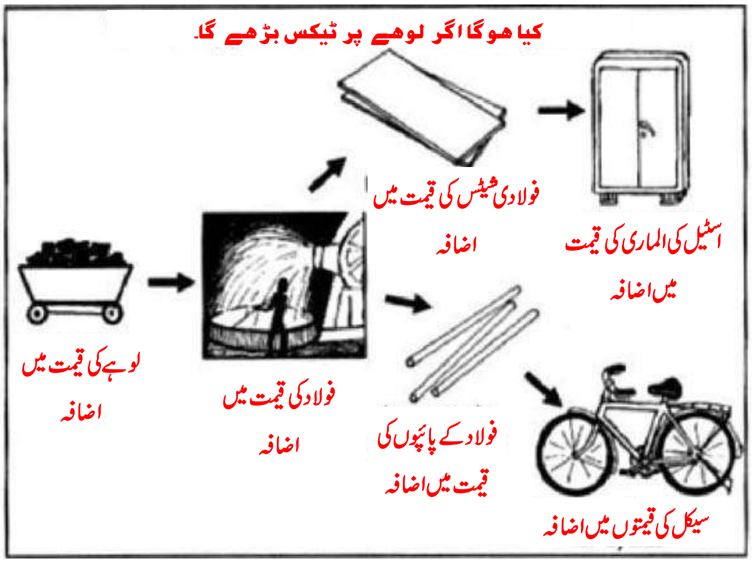

کئی دیگر فیکٹریاں بنیادی خام مال اور اشیا استعمال کرتی ہیں۔ ان پر بھاری ٹیکس عائد کرنے سے درمیانی اشیا پرمربوط ردِعمل ہوتا ہے اور تمام چیزیں جو اس شے سے جڑی ہوئی ہیں، کسی نہ کسی طرح متاثر ہوں گی۔

☆ ٹی وی کی مثال میں ٹی وی کی لاگت کا کیا تناسب صارف بہ طور ٹیکس ادا کرتا ہے؟

☆ کچھ بلوں کو جمع کیجیے جن میں ٹیکس کا ذکر ہو۔ مجموعی طور پر اشیا پر ٹیکسوں کی فہرست بنائیے۔ خدمات پر ٹیکسوں کی الگ فہرست اپنے ٹیچر کی مدد سے بنائیے۔ اگر دیگر قسم کے ٹیکسوں سے آپ کا واسطہ پڑا ہو ان کی نشاندہی کیجیے

☆ اگر دو لوگ ایک ہی قسم کی چیز تیار کرتے ہیں اور ان میں سے ایک ٹیکس ادا کرنے سے بچ نکلتا ہے تو کیا یہ درست ہے؟ کیوں؟

☆ اگر لوہے کے ٹیکس میں اضافہ ہوتا ہے تو اس کا اثر کونسی دوسری چیزوں پر پڑتا ہے۔ کچھ مثالیں دیجیے۔

اضافی قدر کے طریقے کے مطابق اشیاء وخدمات ٹیکس (Goods and Services Tax)

ہندوستان میں GST 2017ء میں نافذ کیا گیا جس کے لئے کافی برسوں سے تیاریاں کی گئیں تھیں۔ حالیہ عرصے تک ہمارے ملک میں مختلف قسم کے بالواسطہ ٹیکس ہوا کرتے تھے۔ اشیاء کی پیداوار پر اکسائز ڈیوٹی نامی ٹیکس عائد کیا جاتا تھا۔ اشیاء کی فروخت پر سیلز ٹیکس ہوتا تھا اور خدمات کی فراہمی جیسے موبائیل خدمات، ہوٹل کی خدمات پر سرویس ٹیکس عائد تھا۔ GST کے نفاذ کی وجہ سے کئی ایک بالواسطہ ٹیکسوں کو بدل کر GST کے واحد نظام کو لاگو کیا گیا۔ اس نظام کے محصول کے ذریعے اشیاء وخدمات کی پیداوار اور فروخت دونوں کا احاطہ کیا گیا۔

پیداوار اور فروخت کے جدید طریقے کافی پیچیدہ ہیں اور کئی مرحلوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ یہاں تک کہ پیداوار کے سادہ طریقوں میں بھی چند ایک مرحلے ضرور ہوتے ہیں اسکے بعد فروخت کا عمل ہوتا ہے اور ہر مرحلے میں کچھ نہ کچھ اضافی قدر شامل ہوتے جاتی ہے۔

مثال کے طور پر ایک بسکٹ کا کارخانہ دار ہے جو پیداوار کے لئے درکار خام مال غیر معیاری ذرائع سے حاصل کرتا ہے۔ وہ خام مال جیسے گیہوں کا آٹا، شکر وغیرہ خریدتا ہے جس پر کوئی ٹیکس ادا نہیں کیا جاتا ہے۔

SCERT TELANGANA

فرض کیجئے کہ اس نے 450 روپے کی لاگت میں بسکٹ تیار کئے۔ اس لاگت میں خام مال، مزدوروں کی اجرت، تنخواہیں، آفس اور فیکٹری کا کرایہ شامل ہے۔ اگر وہ اس میں اپنا منافع 50 روپے جوڑتا ہے تو پیداوار کی کل قیمت 500 روپے ہو جاتی ہے۔ یہ اس کارخانہ دار کی قیمت فروخت ہے۔ وہ ان بسکٹوں کو ایک تاجر کو فروخت کرتا ہے۔ فروخت کرتے وقت پیدا کنندہ، تاجر سے مقررہ شرح کے مطابق GST وصول کرتا ہے۔

اگر GST-5% ہو تو بسکٹ کے پیدا کنندہ کو 25 روپے ٹیکس کے طور (500 روپے کا 5%) ادا کرنا پڑتا ہے جو وہ اس تاجر سے وصول کرتا ہے جو اس سے بسکٹ خریدتا ہے۔ پیدا کنندہ اس ٹیکس کو ہول سیل تاجر سے وصول کر کے حکومت کو ادا کرتا ہے۔ تاجر کو دی جانے والی رسید (Bill) اس طرح ہوگی۔

بسکٹوں کی لاگت	-	500 روپے
GST	-	25 روپے
کل قیمت	-	525 روپے

ہول سیل تاجر کے لئے بسکٹوں کی قیمت خرید 500 روپے ہے۔ وہ تاجر سامان کا ذخیرہ کرتا ہے۔ دکان کا نظم اور کام کرنے والے ورکروں کو اجرت دیتا ہے۔ وہ ان بسکٹوں کو ایک ریٹیل تاجر کو 600 روپے میں فروخت کرتا ہے۔ اس قیمت میں ہول سیل تاجر کی تمام لاگتیں اور منافع شامل ہوتا ہے۔ اب 600 روپوں کو اسکے فروخت کی گئی اشیاء کی قیمت تصور کیا جائے گا۔ اگر 5% کی شرح سے GST سے 30 روپے ریٹیل تاجر سے وصول کرنا ہوتا ہے۔ اس لئے ریٹیل تاجر کو دی جانے والی رسید اس طرح ہوتی ہے۔

بسکٹوں کی لاگت	-	600 روپے
GST	-	30 روپے
ریٹیلر کی قیمت	-	630 روپے

ہول سیل تاجر کو کتنا ٹیکس حکومت کو ادا کرنا ہوگا؟ یاد کیجئے کہ اس نے 25 روپے GST پہلے ہی ادا کر دیا ہے۔ جب اس نے بسکٹ کے پیدا کنندے سے بسکٹ خریدتے وقت جو قیمت ادا کی تھی اس میں 25 روپے GST شامل تھا۔ اب ان 25 روپوں کو جو اس نے پہلے ہی ادا کر دیئے تھے 30 روپیوں میں سے منہا کر دیا جائے گا۔ جو اسے حکومت کو ادا کرنا ہوگا۔ یعنی ریٹیلر سے 30 روپے وصول کئے جائیں گے لیکن 25 روپے واپس اسے کریڈٹ کئے جائیں گے کہ اس نے پہلے ہی یہ رقم ادا کر دی ہے۔ (اسے اِن پُٹ ٹیکس کریڈٹ کہتے ہیں) اس طرح وہ 5 روپے ہی حکومت کو ادا کرتا ہے۔

اسے ہم ایک اور طرح سے دیکھ سکتے ہیں۔ ہول سیل تاجر کے لئے شئے کی قیمت فروخت 600 روپے اور قیمت خرید 500 روپے ہے۔ یعنی اضافی قدر 100 روپے ہے۔ اضافی قدر سے مراد اشیاء وخدمات کی قیمت فروخت اور قیمت خرید کے درمیان فرق ہے۔ 5% کی شرح سے 100 روپے پر 5 روپے ٹیکس ہوتا ہے۔ یہ وہی رقم ہے جسے تاجر نے حکومت کو ادا کیا ہے۔ تاجر کی جانب سے حکومت کو اضافی

SCERT TELANGANA

قدر(100روپے) پرٹیکس ادا کیا گیا ہے نہ کہ کل قیمت (600روپے) پر۔ وہ ماداخل (Inputs) جو پیداوار میں استعمال کئے گئے جن پر پہلے ہی ٹیکس ادا کیا گیا ہے۔ دوبارہ ٹیکس کے تحت نہیں آئیں گے۔ اس کے لئے تاجر کوسکٹ کے پیدا کنندے کی جانب سے جاری کی گئی رسید کو بطور ثبوت پیش کرنا ہوگا۔

ریٹیلر بسکٹ 600روپے میں خرید لاتا ہے اور 30روپے ٹیکس ادا کر چکا ہے۔ وہ اب بسکٹوں کو 700 روپیوں میں فروخت کرتا ہے تا کہ اس کا منافع اور اخراجات حاصل ہو سکے۔ اب صارف کے لئے جو رسید جاری ہوگی وہ اس طرح ہوگی۔

بسکٹوں کی قیمت	-	700روپے
GST	-	35روپے
صارف کے لئے قیمت	-	735روپے

البتہ ریٹیلر کی جانب سے ادا کیا جانے والا ٹیکس وہ فرق ہوگا جو وصول کئے گئے ٹیکس (35روپے) اور ادا کئے جا چکے ٹیکس (30روپے) کے درمیان ہوگا یعنی ریٹیلر 5روپے ٹیکس ادا کرے گا۔

1۔ پیدا کنندے کی جانب سے حکومت کو ادا کیا گیا ٹیکس ....
ہول سیل تاجر کی جانب سے حکومت کو ادا کیا گیا ٹیکس ....
ریٹیل تاجر کی جانب سے حکومت کو ادا کیا گیا ٹیکس ....
حکومت کو ادا کیا گیا کل ٹیکس ....
صارف کی جانب سے حکومت کو ادا کیا گیا ٹیکس ....

2۔ پیدا کنندے کی جانب سے دی گئی اضافی قدر ....
تاجر کی جانب سے دی گئی اضافی قدر ....
ریٹیلر کی جانب سے دی گئی اضافی قدر ....
فروخت کی گئی اشیاء کی کل قیمت ....

3۔ ذیل میں دئے گئے رسیدوں میں اشیاء خدمات کی قیمت اور ان پر عائد کردہ GST کی شناخت کیجئے۔

TAX INVOICE
NAME: Mrs. SHEETAL
ADDRESS: VSP HYDERABAD TELANGANA
CUST STATE CODE: 36
STORE STATE CODE: 36

SlNo	ITEM CODE	Description	HSN CODE	MRP	QTY	AMOUNT	DISCOUNT	Net Amount
001	[illegible]	[illegible]	[illegible]	850	1	850		850
002	[illegible]	GIFT WITH PURCH	[illegible]	56	1	56	-55	1

NET TOTAL AMOUNT(INR) 2 906 55 851
ASSESSABLE VALUE 719 NET TAX 132
CGST @ 9.00 % ON 719 66
SGST @ 9.00 % ON 719 66
AMOUNT PAYABLE 851
AMOUNT IN WORDS: EIGHT HUNDRED and FIFTY ONE ONLY
CREDITCARD
851
POINTS EARNED ON: ENCIRCLE
CUSTOMER SIGNATURE
AUTHORIZED SIGNATORY
THE EXCLUSIVE TITAN SHOWROOM
Plot No: 33, Prashanthnagar, Vanasthalipuram, Hyderabad - 500070. TOLL FREE: 1800-266-0123

MOHINI'S
Multi Cusine Restaurant
#3-6-342,Basheer Bagh
Ph:23224431,40041101
TAX INVOICE
Date : 01/02/19 Bill No. : 158068
T.No.: 21-B W. No. : 2

Particulars	Qty	Rate	Amount
CD 250ML BOTTLE	2	19.04	38.08
CHI TIKKA MASALA(HALF)	1	209.52	209.52
BUTTER NAN	2	28.57	57.14
CHI BIRYANI	1	219.14	219.14

Sub Total : 523.88
CGST @2.5% : 13.10
SGST @2.5% : 13.10
4/6/2 Total : 550
GSTIN - 36ABHFM8372M1ZK (02:25 PM)
SAC CODE - 996331
RESTAURANT

SCERT TELANGANA

جی ایس ٹی کا اثر

تین امور یہاں قابل ذکر ہیں۔

☆ رسائد (Bills)، GST میں کلیدی رول رکھتے ہیں۔ یہ ثبوت فراہم کرتے ہیں کہ خریدار نے اپنے Inputs پر GST ادا کیا ہے۔ دی گئی مثال میں تاجر اگر اپنی خریداری کا ثبوت فراہم نہیں کرتا تو اسے 5 روپے کی بجائے 30 روپے ٹیکس حکومت کو ادا کرنا ہوتا ہے۔ اسی طرح چلر فروش (Retailer) کو تاجر سے رسید کا مطالبہ کرنا ضروری ہوتا ہے تاکہ وہ اپنے ادا کردہ ٹیکسوں کا ثبوت دکھا سکے۔ GST نظام کے تحت ہر درمیانی فرد کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ اپنی خریداری کے Bills کا مناسب نظم کرے اور ٹیکس ادا کرے۔ اس طرح لوگ مقرر ٹیکس ادا کرتے ہیں اور ٹیکسوں کی ادائی سے بچ نکلنے کا رجحان کم ہو جائے گا۔

☆ حالانکہ ٹیکس پیدا کنندے اور تاجروں پر عائد ہوتا ہے مگر آخر کار اسکی ادائیگی صارف کو کرنی پڑتی ہے۔ صارف اکثر قیمتوں میں شامل ٹیکس سے ناواقف ہوتے ہیں کیونکہ اسے بالواسطہ طور پر صارف سے وصول کیا جاتا ہے۔ پیدا کنندے اور تاجر ٹیکس جمع کرتے ہیں اور اسے حکومت کو ادا کرتے ہیں جبکہ آخری صارف ہی ٹیکس کا بوجھ اٹھاتا ہے۔

ایک اور اثر یہ ہوتا ہے کہ سارے ملک کے لئے ایک ہی ٹیکس ہوتا ہے۔ GST کے تحت سارے ملک میں اشیاء وخدمات پر ٹیکس کی شرح یکساں ہوتی ہے۔ چاہے وہ کارخانے کے پڑوس میں ہی فروخت کی جائیں یا ہزاروں کلومیٹر دور کسی مقام پر فروخت کی جائیں، عائد کردہ ٹیکس کی شرح یکساں ہوتی ہے۔ اس سے قبل مختلف ریاستوں میں ٹیکسوں کی شرح میں ہوتا تھا۔ دوائیں اور موٹر سائیکل ایک ریاست کے مقابل دوسری ریاست میں سستی ہوتی تھیں۔ جس کے نتیجے میں ریاستوں کے درمیان غیر ضروری مسابقت ہوتی اور صنعتیں اور تجارت ایک دوسری ریاست کو منتقل ہوتے تھے۔ لوگ مقرر ٹیکس ادا کئے بغیر ایک ریاست سے دوسری ریاست کو اشیاء اسمگل کرتے تھے۔ اس کے علاوہ اشیاء کی ایک ریاست سے دوسری ریاست کو منتقلی کے لئے Entry Tax ہوا کرتا تھا جسے ریاستی سرحد پر وصول کیا جاتا تھا۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ ریاستی سرحدوں پر یا شہروں میں داخلے کے ناکوں (چیک پوسٹ) پر ٹرکوں کی طویل قطاریں ٹھہری ہوتی تھیں۔ GST کے تحت ان مسائل پر قابو پایا جا سکتا ہے اور اس کے ذریعے کافی وقت اور توانائی کی بچت ہو سکتی ہے۔

اس کے باوجود GST کو ابھی ایک طویل راستہ طے کرنا باقی ہے۔ مثال کے طور پر پٹرول اور ڈیزل، دو اہم ترین درمیانی اشیاء ہیں لیکن GST کے دائرہ کار سے باہر ہیں اور ان پر محصول پہلے کی طرح عائد کئے جا رہے ہیں۔

SCERT TELANGANA

یکم نومبر 2017 کو پٹرول اور ڈیزل پر سیلز ٹیکس کی شرح (فی صد میں)		
ریاست	پٹرول	ڈیزل
آندھرا پردیش	39	31
تلنگانہ	35	27
چھتیس گڑھ	29	27
اڑیسہ	26	26
مہاراشٹرا	43	23

کلاس میں بحث کیجئے۔

آپ کے خیال میں پٹرول اور ڈیزل پر واحد GST کی بجائے کئی بالواسطہ ٹیکسوں کو عائد کرنے کے کیا اثرات مرتب ہوں گے؟

آپ کے خیال میں آندھرا پردیش اور تلنگانہ میں پٹرول اور ڈیزل کے سیلز ٹیکس کی شرحوں میں فرق پر عوام نے کیا ردعمل ظاہر کیا ہوگا؟

آپ کو حیرت ہوگی کہ پٹرول اور ڈیزل پر ابھی تک GST کیوں نہیں ہے؟ پٹرول اور ڈیزل پر سیلز ٹیکس ریاستوں کے لئے آمدنی کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ اس لئے ریاستیں ان اشیاء پر اپنی مقررہ شرح سے ٹیکس وصول کرنے کے اختیار سے دستبردار ہونا پسند نہیں کرتیں۔ بہرحال ہر حکومت چاہتی ہے کہ وہ محاصل میں بڑا حصہ اپنے پاس رکھے اور اپنے متعینہ مقاصد کے لئے خرچ کرے۔ GST کے برخلاف سیلز ٹیکس سے حاصل ہونے والی آمدنی مکمل طور پر ریاستوں کے کنٹرول میں ہوتی ہے اور اس میں مرکز کا کوئی حصہ نہیں ہوتا۔ GST کو درپیش مسائل میں سے یہ ایک مسئلہ ہے جسے مستقبل میں قابو پانا باقی ہے۔

- کبیر، Jaya Electricals کو گیا۔ اس نے وہاں دیکھا کہ الکٹرک کی اشیاء پر تین شرحوں کے ٹیکس ہیں۔ جیسے مکسر، جوسر، استری اور دیگر اشیائے صارفین پر 28% GST عائد ہے۔ واٹر پیوریفائر پر 18% اور LED بلبوں پر 12% کی شرح سے GST عائد ہے۔ کیا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ایسا کیوں ہے؟
- ابتداء میں دی گئی Bills کا مشاہدہ کریں اور معلوم کریں کہ CGST اور SGST کیا ہے؟
- معلوم کریں کہ کیا اب بھی کسٹم ڈیوٹی عائد کی جاتی ہے؟

پراجیکٹ ورک

مختلف رسائد (Bills) کو اکٹھا کیجئے اور اشیاء و خدمات کی فروخت پر عائد کردہ GST کو بتانے کے لئے ایک پوسٹر بنایئے۔ کیا کچھ اشیاء ایسی ہیں جو GST سے مستثنیٰ ہیں؟

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لئے ہے 2020-21

- GST مختلف شرحوں یعنی 5,12 اور 28 فی صد سے عائد کیا جاتا ہے۔ مارکٹ جایئے اور ہر شرح کے لئے دو اشیاء کی مثالیں تلاش کیجئے۔ اور ایک جدول بنایئے۔
- چند پیدا کنندوں اور چند تاجروں سے گفتگو کیجئے۔ کیا آپ کے خیال میں مارکٹ کے ماحول میں تبدیلی ہوگی کیونکہ ٹیکسوں کی موثر وصولی ہوگی اور بہت کم اسے نظر انداز کیا جائے گا؟ اپنے خیالات کا اظہار دو پیرا گرافوں میں کیجئے۔

ٹیکس عائد کرنے میں معقولیت

ٹیکس عائد کرنے میں کونسا طریقہ اپنانا چاہیے اس کا انحصار ان اقدار پر ہے جو سماج میں بہ حیثیت مجموعی پائے جاتے ہیں۔ کچھ حلقوں کا احساس ہے چند لوگ لاکھوں روپے کے مالک ہیں جب کہ دوسرے پیٹ بھر کھانے سے قاصر ہیں جو انصاف کے مغائر ہے۔ حکومت کو چاہیے امیروں سے زیادہ ٹیکس وصول کرے اور غریبوں سے ٹیکس وصول نہ کرے یا اقل ترین ٹیکس عائد کرے۔ اگر بہ حیثیت مجموعی سماج پسند کرے تو ان وصول شدہ ٹیکسوں کو بہتر مواقع کی فراہمی کے ذریعے غریب کی آمدنی بڑھانے اور حالات زندگی میں بہتری لانے پر خرچ کیا جاسکتا ہے۔ غور کیجئے کہ جیسا غریب کی آمدنی میں اضافہ ہوگا زیادہ ٹیکس وصول کیے جاسکیں گے۔

جیوتی، آصف اور تنیش کی مثال کی طرح دنیا کے بہت سارے ممالک میں حکومت اونچی آمدنی پانے والوں پر اونچی شرح پر ٹیکس عائد کرتی ہے۔ انکم ٹیکس کے قوانین کے مطابق اونچی آمدنی والے ٹیکس ادائیگی میں بڑا حصہ ادا کریں گے۔ جو لوگ کم خوش حال ہیں نہ صرف کم ٹیکس بلکہ ان کی آمدنی کا کم تناسب بہ طور ٹیکس ادا کرتے ہیں۔ اسی لیے راست ٹیکسوں کو ترجیح دی جاتی ہے لیکن ہندوستان میں جیسا کہ آپ نے پچھلے سیکشن میں پڑھا ٹیکس کا بڑا ذریعہ بالواسطہ ٹیکس ہے جو اشیا اور خدمات پر عائد کیا جاتا ہے۔ امیر ہو کہ غریب جب خریدی کرتا ہے تو ہر ایک کو ٹیکس کی یکساں رقم ادا کرنا پڑتا ہے۔ حالانکہ غریب لوگوں کو یہ جبری وصولی محسوس ہوتی ہے۔

اشیا اور خدمات پر ٹیکس عائد کرتے وقت امیر اور غریب کے درمیان تمیز کرنا مشکل ہوجاتا ہے تاہم ایک طریقہ ہے جس کے ذریعے کچھ اشیا کے درمیان تمیز کی جاسکتی ہے مثال کے طور پر اجناس، دالیں، ترکاریاں، کپڑا، کیروسین، پکوان گیس وغیرہ ایسی ضروری اشیا ہیں جنھیں امیر ہو کہ غریب سب خریدتے ہیں مگر غریب لوگ ان اشیا پر تقریباً تمام آمدنی خرچ کرتے ہیں۔ اور بعض اشیا اور خدمات ہیں جنھیں صرف امیر ہی خرید سکتے ہیں۔ کاریں، لیپ ٹاپ، ایرکنڈیشنر، رستوراں میں طعام وغیرہ غریب ان تعیّشات کے متحمل نہیں ہوسکتے۔ لہٰذا امیر اور غریب کے تمیز کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اشیائے ضروریہ پر ٹیکس نہ لگائے جائیں لیکن اشیائے تعیّشات پر ٹیکس لگائے جائیں (یاد رہے جنھیں ہم تعیّشات مان رہے ہیں حالاتِ زندگی میں بہتری وغیرہ کی صورت میں یہی اشیاء مستقبل میں ضروریات بن سکتی ہیں)۔

ایک مسئلہ یہ ہے چوں کہ بہت کم لوگ اشیائے تعیّشات خریدنے کی استطاعت رکھتے ہیں ایسے میں ان پر ٹیکس یا محصول عائد کرکے حکومت خاطر خواہ آمدنی نہیں پاسکتی۔

اشیا اور خدمات پر ٹیکس عائد کرتے وقت حکومت کو ذہن میں ایک اور بات ملحوظ رکھنی چاہیے۔ کئی ایسی اشیا ہیں جنھیں لوگ راست استعمال نہیں کرتے جیسے ڈیزل، اسٹیل، المونیم، مشینیں، ٹرک، ٹرک کے ٹائر وغیرہ۔ یہ اشیا دوسری اشیا کی تیاری یا حمل و نقل میں استعمال

SCERT TELANGANA

ہوتی ہیں۔ آپ متعدد مقامات کا تصور کر سکتے ہیں جیسے صنعتیں، فیکٹریاں اور تجارتیں جہاں ان کا استعمال ہوتا ہے۔ لوگ انھیں راست خرید کر استعمال نہیں کرتے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ جب اشیا جیسے اسٹیل، ڈیزل وغیرہ پر ٹیکس میں اضافہ کیا جاتا ہے، تو یہ اضافہ ان اشیا کی لاگت میں اضافہ کرتا ہے جن سے یہ تیار ہوتی ہیں یا جن کی مدد سے ان کی حمل و نقل ہوتی ہے۔ اس کی وجہ سے غریب جو اجناس یا کپڑا خریدتے ہیں ڈیزل یا اسٹیل پر ٹیکس کا کچھ حصہ ادا کرتے ہیں۔ جب ان چیزوں پر ٹیکس عائد کیا جاتا ہے تو دوسری اشیا کی قیمتیں بڑھ جاتی ہیں۔ اس لیے ہم اکثر لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنتے ہیں کہ پٹرول اور ڈیزل کی قیمت میں اضافہ تمام اشیاء کی قیمتوں میں اضافے کا باعث بنا مثلاً میوے، ترکاریاں، دال اور دیگر غذائی اشیا زیادہ مہنگے ہوں گے۔

اس وجہ سے ہر سال لوگوں یہ سوال ستایا کرتا ہے کن ٹیکسوں کو زیادہ بڑھانا چاہیے؟ اشیا پر ٹیکسوں کی وصولی زیادہ آسان ہے لیکن سوائے اشیائے تعیّشات کے۔ اشیائے ضروری پر ٹیکس عائد کرنا غریبوں کو بڑے پیمانے پر متاثر کرتا ہے۔ ٹیکسوں کا عائد اور وصول کرنے کا اثر لوگوں کی زندگیوں پر بہت زیادہ ہوتا ہے۔ آمدنی پر ٹیکس کا زیادہ بوجھ امیروں پر پڑتا ہے۔ لہٰذا اسے زیادہ درست ہی کہا جاسکتا ہے۔ لیکن آمدنی پر ٹیکسوں سے ملنے والی رقم حکومت کے بھاری اخراجات کی تکمیل کے لیے ناکافی ہوگی۔ کسی بھی بجٹ میں ان تمام باتوں کو ملحوظ رکھنا پڑتا ہے۔ اس بنا پر بجٹ کا کی پیش کشی کا وقت ہر ایک کے لیے بڑا اہم ہوتا ہے۔

ٹیکسوں کی وصولی اور ادائیگی سے گریز کرنا:

حکومت مختلف قسم کے ٹیکسوں سے رقم حاصل کرتی ہے۔ اس لیئے یہ فیصلہ کرنا ہوگا کتنی رقم ہر قسم کے ٹیکس

- ہم نے پڑھا حکومت کچھ اہم ٹیکسوں کو وصول کرتی ہے۔ دی گئی معلومات سے جدول کو پر کیجیے۔ انکم ٹیکس 12%، کارپوریٹ ٹیکس 24%، کسٹمز ڈیوٹی 10%، اکسائز ڈیوٹی 16%، سرویس ٹیکس 5%، سیلز ٹیکس 23% دیگر بالواسطہ ٹیکس 10%

حکومت کی طرف سے وصول کیے جانے والے ٹیکس

ٹیکس	جملہ ٹیکسوں کا فی صد
راست ٹیکس	36%
بالواسطہ ٹیکس	
جملہ ٹیکس	100%

(1) کس قسم کے ٹیکس حکومت کے لیے آمدنی پیدا کرتے ہیں؟

(2) کرانتی کی آمدنی سالانہ -/1,75,000 ہے اور 3000 روپے انکم ٹیکس ادا کرتا ہے۔ کملیش کی سالانہ آمدنی 3,00,000 روپے سے 5,500 روپے انکم ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے۔

- زیادہ انکم ٹیکس کون ادا کرتا ہے؟
- کس کو آمدنی کا بڑا حصہ بہ طور ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے؟
- ایسی صورتِ حال میں اونچی آمدنی والا شخص آمدنی کا .... (کم رزیادہ ریکساں) حصہ ٹیکس میں ادا کر رہا ہے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لئے ہے 2020-21

SCERT TELANGANA

سے وصول کی جائے۔اس کے لیے مندرجہ ذیل باتوں کو ملحوظ رکھنا پڑے گا۔ کتنے لوگوں کو ٹیکس ادا کرنا چاہیے؟ کیا یہ ٹیکس بہ آسانی وصول کیا جاسکتا ہے؟ یہ امیر اور غریب پر کس طرح اثر انداز ہوگا۔اس سے جڑا ایک اور سوال کیا عوام ٹیکس ادا کرتے ہیں یا گریز کر کے بچ نکلنا چاہتے ہیں۔

آپ جانتے ہیں کہ ہمارے ملک میں بہت سارے لوگ زراعت پر انحصار کرتے ہیں۔ان میں زیادہ تر چھوٹے اور اوسط درجے کے کسان ہیں۔اس کے علاوہ بڑے کسان ہیں جن کی آمدنی بہت زیادہ ہوتی ہے۔تاہم تمام قسم کے زرعی آمدنی کو ٹیکس سے استثنیٰ حاصل ہے۔اسی طرح ملک میں لوگوں کا ایک بڑا طبقہ ہے جو تجارت، چھوٹی دکانات یا مزدوری کر کے کم آمدنی کماتا ہے۔ان لوگوں کی آمدنی انکم ٹیکس کی حد سے کم رہتی ہے۔اس طرح جو لوگ انکم ٹیکس ادا کرسکتے ہیں ان لوگوں کی تعداد بہت کم ہوتی ہے۔

کثیر آبادی میں سے ٹیکس ادا کرنے والوں کا یہ کم تر حصہ اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ ایک قابل لحاظ تعداد سے ٹیکس وصول کرنا باقی ہے۔سال 1997 میں 114 لاکھ افراد کی آمدنی کا حساب بہ غرض انکم ٹیکس کیا گیا جو ملک کے مختلف مقامات پر رہتے تھے۔انکم ٹیکس کی وصولی آسان نہیں ہے۔اس میں کئی رکاوٹیں ہیں۔کئی لوگ اپنی کی آمدنی کو ظاہر نہیں کرتے یا اصل سے کم بتاتے ہیں۔ یہ آمدنی جو چھپائی جاتی ہے Black money یا کالا دھن کہلاتی ہے۔

کئی فیکٹری مالکین امیر ساہوکار، تاجر جو خانگی تجارت کرتے ہیں، بہ آسانی کم آمدنی بتا سکتے ہیں البتہ ان کی آمدنی کا حساب آسان ہے جنھیں ماہانہ تنخواہ ادا کی جاتی ہے۔ان کی آمدنی پر راست ٹیکس ذریعے پر ہی منہا کیا جاسکتا ہے جہاں سے وہ تنخواہ پاتے ہیں لیکن کئی تنخواہیں پانے والے ملازمین آمدنی کے دیگر ذرائع چھپاتے ہیں۔ایسے لوگ چاہے مزدور ہوں، افسر، وزیر یا کلرک ہوں ہمیشہ ہی آمدنی صحیح طرز پر ظاہر نہیں کرتے۔ چوں کہ زرعی آمدنی پر ٹیکس نہیں ہوتا کئی لوگ ان کی آمدنی کو بہ طور اراضی آمدنی بتا کر ٹیکس سے بچ نکلتے ہیں۔

اس طرح کئی ٹیکس چوری کرنے والے ہیں اور کالا دھن وہ پیسہ ہے جس پر ٹیکس واجب الادا ہو چکا ہو مگر ادا نہیں کیا گیا جو بڑھتا جاتا ہے۔ کالے دھن کے ذخیرے پر روک لگانے کے لئے محکمہ انکم ٹیکس کئی لوگوں کے مکانات پر دھاوا کرتا ہے۔اس کے علاوہ محکمہ انکم ٹیکس نے لوگوں کو ٹیکس کی ادائی میں سہولت پیدا کرنے کے لئے آسان طریقے اپنانے کی کوشش کرتا ہے۔ان تمام کوششوں کے باوجود لوگوں کی ایک بڑی تعداد انکم ٹیکس ادا نہیں کرتی یا جتنا ادا کرنا چاہیے اس سے کم ادا کرتی ہے۔

دوسری جانب اشیا پر ٹیکسوں کی وصولی زیادہ آسان ہے، چوں کہ چند مقامات ہیں جہاں سے وصولی کی جاتی ہے، فیکٹریوں سے اکسائز ڈیوٹی، ایرپورٹ اور بندرگاہوں سے کسٹمز ڈیوٹی اور سیلز ٹیکس تاجروں اور دکان داروں سے وصول کیے جاتے ہیں۔افراد کی جانب سے واجب الادا انکم ٹیکس سے تقابل کریں تو حکومت کے لیے فیکٹری کے ریکارڈ اور دکانوں کا حساب رکھنا نسبتاً آسان ہے۔

لیکن یہاں بھی ایسے لوگ ہیں جو حقیقی پیداوار سے کم بتا کر ٹیکس سے بچتے ہیں۔کئی لوگ سیلز ٹیکس سے بڑے پیمانے پر بچ نکلتے ہیں مثلاً کچھ

SCERT TELANGANA

تاجر مناسب بلوں کو جاری نہ کر کے یا ان کے دفتری رجسٹروں میں حقیقی فروخت سے کہیں کم بتا کر سیلز ٹیکس سے بچ جاتے ہیں اس لیے VAT متعارف کرانے کا مقصد جسے اس باب میں ہم نے پڑھا ہے اشیا اور خدمات پر ٹیکس کی چوری کم کرنا ہے۔

کلیدی الفاظ

1۔	سالانہ بجٹ	2۔	کالا دھن	3۔	VAT(Value Added Tax)
4۔	کارپوریٹ ٹیکس	5۔	راست ٹیکس	6۔	بالواسطہ ٹیکس
7۔	آمدنی کا ٹیکس (انکم ٹیکس)	8۔	GST		

اکتساب کو بڑھایئے۔

1۔ حکومت کو بجٹ کی کیا ضرورت ہے؟ بجٹ میں ٹیکسوں کا ذکر کیوں کیا جاتا ہے؟

2۔ انکم ٹیکس اور اکسائز ڈیوٹی میں کیا فرق ہے؟

3۔ آپ سے توقع کی جاتی ہے کہ آپ اسٹیل، دیاسلائی، گھڑیاں، پارچہ جات، لوہا پر ٹیکس ادا کریں گے۔ ان میں سے کس پر ٹیکس کے بڑھنے سے اشیائے ضروریہ پر زیادہ اثر پڑے گا اور کیوں؟

4۔ عام غذائی اشیا جیسے اناج، دالوں، تیل کو سب استعمال کرتے ہیں۔ پھر یہ کیوں کہا جاتا ہے کہ ان پر ٹیکس عائد کرنے سے غریب لوگ شدید طور پر متاثر ہوں گے؟

5. عام غذائی اشیاء جیسے اجناس، دالیں، تیل وغیرہ کا استعمال سب کرتے ہیں پھر یہ کیوں کہا جاتا ہے کہ ان اشیاء پر ٹیکس عائد کرنے سے غرباء پر اس کا بہت زیادہ اثر پڑے گا؟

6۔ اشیا پر VAT ٹیکس چوری کو کیسے کم کر سکتا ہے؟

7۔ اکسائز ڈیوٹی اور کسٹمز ڈیوٹی میں کیا فرق ہے؟

8۔ کیا حالیہ عرصہ میں بس کے کرایوں میں اضافہ ہوا ہے؟ اگر ہوا ہے تو اس کی وجوہات جاننے کی کوشش کیجیے۔

9۔ ''راست ٹیکس'' کے عنوان والا پیراگراف پڑھیے۔ (انکم ٹیکس صرف .... پر عائد کیا جاتا ہے) اور اس سوال کا جواب دیجیے: زیادہ آمدنی کمانے والے زیادہ ٹیکس کیوں ادا کرتے ہیں؟

10۔ ہمارے ملک کی معیشت پر کالے دھن کے اثرات کا جائزہ لیجیے۔

منصوبہ

کچھ صابن کے ڈبے، ٹوتھ پیسٹ، گولیوں کے پتے یا دوسری چیزیں لائیے جن پر MRP درج ہو۔ درج شدہ قیمت اور انھیں فروخت کی گئی قیمت پر بحث کیجیے۔ ریٹیل دکان داروں کو ملنے والے نفع کے بارے میں بھی بحث کیجیے۔

SCERT TELANGANA